نیتاجی سبھاش چندر بوس۔ جنگ آزادی کا ہیرو

ڈاکٹر انور ادیب
ابراہیم منزل، موصدی محلّہ، دھڑکا، آسنسول (مغربی بنگال)

بچو! آپ نے یقیناً نیتاجی کا نام سنا ہوگا۔ ہندوستان کی جنگ آزادی کے مجاہدین میں وہ ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ نام تو ان کا سبھاش چندر بوس تھا، لیکن وہ نیتاجی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی ساری زندگی آزادی کی جدوجہد میں گزری۔ جدوجہد کی یہ داستان معلوماتی ہی نہیں، سبق آموز بھی ہے۔ تو آیئے! ڈالتے ہیں اس سبق آموز داستان پر ایک نظر۔

نیتاجی کی پیدائش ۲۳؍ جنوری ۱۸۹۷ء میں کٹک میں ہوئی۔ ان کا گھرانا بے حد مذہبی تھا۔ ان کے والد کا نام جانکی ناتھ بوس اور ماں کا نام پاروتی دیوی تھا۔

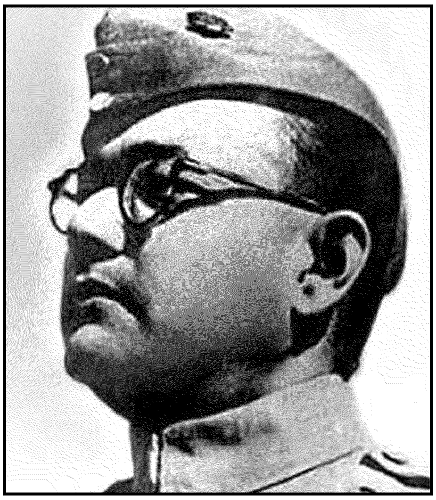

نیتاجی ایک ذہین طالب علم تھے۔ وہ پریسیڈنسی کالج میں زیر تعلیم تھے جو کلکتہ کا مشہور کالج تھا اور آج بھی اپنے اعلیٰ معیار کے لیے مشہور ہے۔ اپنے انقلابی خیالات کی وجہ سے انھیں ۱۹۱۶ میں کالج سے نکال دیا گیا، لیکن مشہور بیرسٹر آشوتوش مکھرجی کی کوششوں سے انھیں اسکاٹش چرچ کالج میں داخلہ مل گیا۔

انھوں نے ۱۹۲۰ء میں آئی سی ایس (انڈین سول سروس) کا امتحان پاس کیا۔ اعلیٰ سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لیے اس امتحان کا پاس کرنا ضروری تھا۔ یہ ایک سخت امتحان تھا۔ امتحان پاس کرنے کے بعد وہ ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہوگئے۔ انہی دنوں امرتسر میں جلیان والا باغ میں ایک جلسہ ہو رہا تھا۔ یہ جلسہ آزادی ہی کے سلسلے میں تھا۔ انگریزی سرکار کے ایک ظالم افسر جنرل ڈائر کے حکم سے اس جلسے میں شریک نہتے لوگوں پر گولی چلائی گئی۔ بے شمار لوگ مارے گئے۔ ہندوستانیوں پر انگریزوں کے اس ظلم نے نیتاجی کو بے چین کر دیا۔ انھوں نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ یہ ۱۹۲۱ء کی بات ہے۔ اس کے بعد وہ کانگریس میں شامل ہوگئے۔

اپنے باغیانہ خیالات اور سرگرمیوں کی وجہ سے نیتاجی کو ۱۹۲۶ء میں مانڈلے (برما، اب میانمار) کی جیل

میں نظر بند کر دیا گیا۔ جہاں انھوں نے اپنی مشہور کتاب پیبلس اینڈ دی سی شور (Pebbles and the Seashore) لکھی۔ صحت کی خرابی کی وجہ سے انھیں مئی ۱۹۲۷ میں رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد انھیں بنگال صوبائی کانگریس کا صدر بنا دیا گیا۔ ۱۹۲۸ء میں پہلی بار انہوں نے گاندھی جی سے ان کے سابرمتی آشرم میں ملاقات کی۔ اس سال کانگریس کا اجلاس کلکتہ میں ہوا۔ جس کے صدر پنڈت جواہر لعل نہرو تھے۔ اس اجلاس میں کانگریس رضا کاروں کے جی اوسی (سالار اعلیٰ) کی حیثیت سے کام کرنے والے نوجوانوں میں وہ کافی مشہور ہوگئے۔ وہ گاندھی جی کے ساتھ نمک ستیہ گرہ آندولن میں شریک رہے۔ وہ طاقت کے ذریعے انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے تھے۔ ان کا مشہور نعرہ تھا ''مجھے خون دو میں تمہیں آزادی دوں گا''۔

حکومت کو جب ان کے باغیانہ خیالات کا پتہ چلا تو انھیں دوبارہ نظر بند کر دیا گیا جہاں وہ ۱۹۳۷ء تک رہے۔ صحت کی خرابی کی وجہ سے انھیں رہا کر دیا گیا۔ ۱۹۳۸ء میں انھیں ہری پورا اجلاس میں کانگریس کا صدر چنا گیا۔ ۱۹۳۹ء میں تری پورہ میں وہ گاندھی جی کے امیدوار ڈاکٹر سیتارمیا کو شکست دے کر دوبارہ کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ اس سے ان کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہ گاندھی جی کا بے حد احترام کرتے تھے، لیکن آزادی کی جنگ میں ان کی نرم پالیسی انھیں پسند نہیں تھی۔ چنانچہ انھوں نے اپریل ۱۹۳۹ء میں کانگریس کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور مئی ۱۹۳۹ء میں ایک نئی سیاسی پارٹی فارورڈ بلاک کے نام سے قائم کی۔

اپنی جد و جہد میں انھیں رابندر ناتھ کی بھر پور حمایت حاصل تھی۔ انھوں نے نیتاجی کو ۱۹۳۹ء میں ''دیش نائک'' کا خطاب دیا تھا۔

نیتاجی نے محسوس کیا کہ ہندوستان کو آزادی کے لیے برطانیہ کے دشمنوں سے مدد لینی ضروری ہے۔ چنانچہ ۲۶/جنوری ۱۹۴۱ء میں وہ اپنا گھر چھوڑ کر روپوش ہوگئے اور جرمنی میں ہندوستانی جنگی قیدیوں کی مدد سے آزاد ہند فوج کی بنیاد ڈالی اور جرمنی اور جاپان کی حمایت حاصل کرنے میں لگ گئے۔ ۲/ جولائی ۱۹۴۳ء کو وہ سنگاپور پہنچے اور ۱۲/اکتوبر ۱۹۴۳ء میں انھوں نے جزائر انڈمان اور نکوبار کے علاقے میں ایک آزاد عارضی حکومت کا اعلان کر دیا اور ذیل کے قومی ترانہ کو آزاد ہند کا قومی ترانہ قرار دیا۔

صبح سکھ چین کی برکھا برسے بھارت بھاگیہ ہے جاگا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا، دراوڑ، اتکل، بنگا
چنچل ساگر، وندھ ہمالہ، نیلا، جمنا، گنگا
ترے نت گن گائیں، تجھ سے جیون پائیں
سب تنے پائے آشا
سورج بن کر جگ پر چمکے بھارت نام سبھاگا
جے ہو، جے ہو، جے ہو، جایا، جایا، جایا ہو
بھارت نام سبھاگا
سب کے دل میں پریت بسائے، تیری میٹھی بانی

ہر صوبے کے رہنے والے، ہر مذہب کے پرانی
سب بھید اور فرق مٹا کے سب گود میں تیری آ کے
گوندھیں پریم کی مالا
سورج بن کر جگ پر چمکے بھارت نام سبھاگا
جے ہو، جے ہو، جے ہو، جایا، جایا، جایا، جایا ہو
بھارت نام سبھاگا
صبح سویرے پنک بکھیرے ترے ہی گن گائیں
رس بھری بھرپور ہوائیں جیون میں رت لائیں
سب مل کر ہند پکار، جے آزاد ہند کے نعرے
پیارا دیش ہمارا
سورج بن کر جگ پر چمکے بھارت نام سبھاگا
جے ہو، جے ہو، جے ہو، جایا، جایا، جایا، جایا ہو
بھارت نام سبھاگا

ہندوستان کی آزادی کی جنگ میں عورتوں کو شریک کرنے کے لیے خواتین کی ایک رجمنٹ جھانسی کی رانی کے نام سے قائم کی۔ جس کی نگران ڈاکٹر لکشمی سہگل کو مقرر کیا جو جنگ آزادی کی سرگرم رکن تھیں۔

جنوری ۱۹۴۴ء میں آزاد ہند فوج دلی کی طرف بڑھی اور ۱۸/مارچ ۱۹۴۴ء میں برما (میانمار) کی سرحد پار کر کے ہندوستان میں داخل ہوئی، لیکن جاپان کی اچانک شکست (۹/اگست ۱۹۴۵ء) سے نیتاجی کی مہم ناکام ہوگئی۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۸/اگست ۱۹۴۵ء کو بنکاک جاتے ہوئے ان کا ہوائی جہاز حادثے کا شکار ہو گیا۔ جس میں نیتاجی شدید طور پر زخمی ہوئے۔ انھیں اسپتال پہنچایا گیا جہاں انہوں نے دم توڑ دیا۔

نیتاجی کے کارنامے نے آزادی کے متوالوں میں ایک نیا جوش پیدا کر دیا۔ نئی امنگ اور نئے ولولے کے ساتھ آزادی کی تحریک آگے بڑھی اور ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان آزاد ہو گیا۔ نیتاجی ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ ہندو اور مسلمان ان کی دو آنکھیں تھیں۔ افسوس کہ ہم نے ان دونوں آنکھوں کی حفاظت نہیں کی۔ آج کا ہندوستان ان کے خوابوں کا ہندوستان نہیں ہوسکتا۔

○○

قارئین سے گزارش

اردو اکادمی، دہلی سے شائع ہونے والے رسالے 'بچوں کا ماہنامہ امنگ' اور 'ایوانِ اردو' دہلی اپنی مقبولیت کے سبب ہندوستان کے گوشے گوشے تک پہنچتے ہیں، لیکن پھر بھی بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ انھیں رسالہ نہیں ملا۔ وہ پہلے اپنے ڈاک خانہ سے رجوع کریں اور اپنا اندراج نمبر اور پتا چیک کرائیں۔ ساتھ ہی اپنے احباب اور متعلقین کو دونوں رسالوں کے خریدار بنائیں۔ تاکہ اردو کے فروغ میں آپ کی بھی حصہ داری ہوسکے۔ (ادارہ)